

تحقیق مخطوطات

(مشکلات اور ان کے حل کے لئے تجلوزین)

ڈاکٹر قبلہ یاز☆

ح فروغ علم میں مخطوطات کی اہمیت اور کردار سے انکار ممکن نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے پاس اس وقت موجود علمی ورثہ ابتدائی طور پر مخطوطات ہی کی صورت میں محفوظ تھا انہی مخطوطات کی تسوید اور طباعت کے نتیجے میں مختلف علمی میدانوں میں نئے گوشوں اور جتوں کا تعین ہوا۔ اور علوم و فنون کی ترویج و اشاعت ہوئی۔ یہ سلسلہ ایک مسلسل عمل ہے اور دنیا کے مختلف ممالک میں سرکاری و غیر سرکاری سطح پر مخطوطات کی تسوید و تحقیق ہو رہی ہے۔ یودی بحر مردار کے الواح کی تسوید و توفیح (decipher) کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں لبنان اور شام کے درود قبائل نے مخطوطات ہی کے ذریعے اپنے فکری ورثے کو محفوظ رکھا ہے۔ بلوچستان کے ذکری مذہب کے پیروکار بھی مخطوطات ہی کے ذریعے اپنے عقائد کی حفاظت کر رہے ہیں۔

مغربی یونیورسٹیوں میں، بالخصوص ماضی قریب میں، نایاب مخطوطات پر کام کی بڑی حوصلہ افزائی کی جاتی تھی جس کے نتیجے میں ایک قلیل قدر علمی ذخیرہ ہمارے سامنے موجود ہے۔

فروغ علم کے لئے سعی و جدوجہد کے حوالے سے مسلمان کا ماضی بہت تہنیک ہے۔ اس حقیقت کا اعتراف سب کرتے ہیں۔ یورپ میں ۱۴ویں اور ۱۵ویں صدیوں کے درمیان میں احیائے علوم (Renaissance) کی تحریک کا منبع مسلمان ہی تھے لیکن موجودہ دور کی صورت حال زیادہ حوصلہ افزا نہیں۔ مسلمان جہاں دوسرے میدانوں میں قوموں کی عالمی برادری میں سبقت سے محروم ہیں وہاں علمی میدان میں بھی ان کی کارکردگی شاندار نہیں۔ پاکستان کی حالت تو اس حوالے سے انتہائی مایوس کن ہے۔ یہ شاید دنیا کے ان چند ممالک میں شامل ہے جہاں فروغ علم کا مقصد نہ تو سرکاری سطح پر ترجیحات میں شامل ہے اور نہ ہی عوامی سطح پر کوئی قلیل اعتناء علمی تحریک

☆ پروفیسر شعبہ علوم ہیرت، پشاور یونیورسٹی

موجود ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ہاں علم، تعلیم و تعلم، تخلیق، تحقیق اور حقیقی درس و تدریس کا کلچر ابھی تکمیل کے ابتدائی مراحل سے بھی نہیں گزر پایا۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں پر نہ تو عالمی سطح کے معیاری کتب خانوں کا کوئی وجود ہے اور نہ ہی ہمارے تعلیمی ادارے صحیح معنوں میں علم و تحقیق کے مراکز قرار دیئے جاسکتے ہیں۔ سنجیدہ تحقیقی علمی کوششیں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ جو واجبی سی تحقیقی و علمی سرگرمیاں جاری ہیں ان کے ایک معتد بہ حصے کے بارے میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ ان کا محرک علمی جستجو یا تحقیقی شغف سے زیادہ ڈاکٹریٹ کی بنیاد پر اضرائی مشاہرہ اور اسکے گریڈ میں ترقی کا حصول ہے۔

علم و تحقیق کے بارے میں قومی سطح پر لاپرواہی کے اس رویے کی وجہ سے نہ تو ہمارے ہاں مخطوطات کی قدر و قیمت کا کماحقہ ادراک ہے اور نہ ہی ان کے تحفظ اور ان کی تسوید اور تحقیق و طباعت کا کوئی اطمینان بخش انتظام۔ اس سلسلے میں ہمیں یورپ (بالخصوص برطانیہ) اور ترکی کے تجربات اور طریقہ کار سے استفادہ کرنے کی ضرورت ہے۔ جہاں مخطوطات کا ایک وافر ذخیرہ موجود ہے اور ان کا ایک معقول حصہ اسلامی مخطوطات پر مشتمل ہے۔ لندن میں انٹرنیشنل لائبریری، آئیرلینڈ کی پیٹربرن لائبریری اور ترکی کی توپ کاپی میوزیم کے پاس ایک قلیل قدر اسلامی علمی ورثہ محفوظ ہے۔

پاکستان میں مخطوطات کے تحفظ اور ان پر علمی کام کے حوالے سے مشکلات کی وجہ سے اہل علم اور محققین کی ذمہ داریاں کم ہونے کی بجائے زیادہ ہو گئی ہیں اور اس امر کی اہمیت پہلے سے کہیں بڑھ گئی ہے کہ اس صورت حال کا حل نکالنے کے لئے سنجیدہ طریقے سے جدوجہد شروع کر دی جائے۔ ماضی قریب میں ہمسایہ برادر ملک افغانستان میں سیاسی عدم استحکام اور وسطی ایشیا میں آزاد اسلامی مملکتوں کے قیام نے اس مسئلے کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت کو اور بھی بڑھا دیا ہے کیونکہ اس نئی صورت حال کی وجہ سے ان ممالک سے ہزاروں مخطوطات پاکستان کے کتب فروشوں اور اہل علم و دانش کے پاس پہنچ گئے ہیں۔

ادارہ تحقیقات اسلامی کی اس ورکشاپ کو اس ہدف کے حصول کی خاطر بارش کا پہلا قطرہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ ذیل میں اس مقصد کے حصول کے لئے چند تجویز پیش کی جاتی ہیں۔

۱۔ حکومت پاکستان انٹیکوٹی ایکٹ (Antiquity Act) کے طرز پر مخطوطات ایکٹ (Manuscripts Act) بنادے۔

۲۔ اس مجوزہ ایکٹ کے تحت نیشنل لائبریری اسلام آباد یا ادارہ تحقیقات اسلامی کے ساتھ مخطوطات کا ایک شعبہ قائم کیا جائے۔

- ۳۔ پاکستان میں رہائش پذیر ہر شخص پر یہ لازم قرار دیا جائے کہ جس کسی کے پاس بھی کوئی مخطوطہ موجود ہو اس کی ایک کاپی اس شعبہ کو قیماً "یاد دے" دے۔
- ۴۔ اس شعبہ میں معقول مشاہروں پر علماء اور محققین کو مامور کیا جائے۔
- ۵۔ اس شعبہ کے زیر اہتمام کیت کے معتمد المخطوطات العربیہ کے ماہنامہ اخبار التراث العربی کے طرز پر ایک رسالہ (ماہنامہ / سہ ماہی) جاری کیا جائے جس میں ان مخطوطات کے مندرجات اور دیگر پہلوؤں کے بارے میں مطبوعات جمع ہوں۔ اس جریدے میں مخطوطات سے متعلق عمومی مضامین بھی شائع کئے جاسکتے ہیں۔ اس کے چلوے کے طور پر دنیا کی دوسری جامعات کے رسائل اور مخطوطات کے تحفہ کے ذمہ دار اداروں کے جرائد حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ اس چلوے کی بدولت مخطوطات کے بارے میں عمومی آگہی حاصل ہوگی۔
- ۶۔ اس شعبہ کے تحت حاصل شدہ مخطوطات کی فہرست (catalogue) شائع کی جائے جس کی ششماہی یا سالانہ طور پر تجدید کی جاتی رہے اور نئے حاصل کردہ مخطوطات کے بارے میں مطبوعات فراہم کرنے کو ایک مسلسل عمل بتایا جائے۔ اس فہرست کا دنیا کے دوسرے کتب خانوں کی فہارس کے ساتھ چلوے کو معمول بنایا جائے۔
- ذیل میں مخطوطات کی تسوید و تطبیق اور ان پر تحقیق کرنے کے لئے کچھ اصول پیش خدمت ہیں جو کہ ان کا ایک بہت ہی ابتدائی اور بنیادی خاکہ ہے۔
- ۱۔ کسی مخطوطہ پر کام کی ابتداء کرنے سے پہلے کوشش کی جائے کہ اس مخطوطہ کے زیادہ سے زیادہ نسخے حاصل کئے جائیں۔ اس مقصد کے لئے مختلف عالمی کتب خانوں کے فہارس کا مطالعہ کرنا چاہیے۔
- ۲۔ ان نسخوں میں جو سب سے زیادہ صاف اور واضح ہو، اس کو تحقیقی کوشش کے لئے منتخب کیا جائے۔
- ۳۔ مخطوطہ کے مصنف کے بارے میں تفصیلی مطبوعات کے لئے ایک تعارفی باب مخصوص کیا جائے جس میں مصنف کی زندگی اور اس کے علمی مقام کے بارے میں تفصیلات فراہم کی جائیں۔ مصنف کے بارے میں مخطوطہ کے اندر داخلی شہادت میسر آسکتی ہے۔ اگر ایسی صورت نہ ہو تو حاجی خلیفہ (کتب چلبی) کی کشف الظنون، خیر الدین الزرکلی کی الاعلام اور محمد صدیق حسن خان کی ایجد العلوم اور معاجم اور اس قسم کی دوسری کتابوں سے مدد لی جاسکتی ہے۔ مصنفین کے حالات زندگی اور دیگر تفصیلات کے بارے میں مخطوطات کی کتب الانساب، یاقوت الحموی کی معجم الادباء اور ابن خلکان کی وفيات الاعیان اور اس نسخہ پر دیگر مراجع و مصلوہ سے کام لیا جاسکتا ہے۔

مخطوط کے متن کی تطبیق و تحقیق بے شک ایک صبر آزا اور مشکل کام ہے۔ ماہرین مخطوطات نے متن کے اندر قتل توضیح و نقلت کی نشاندہی کے لئے مختلف علامات کا تعین کیا ہے۔ لیکن یہ طریقہ زیادہ مفید دکھائی نہیں دیتا۔ تجویز یہ ہے کہ متن کے اندر وضاحت طلب نقلت کی ترتیب کے ساتھ حاشیے میں توضیح کی جائے اور جمل متن کی عبارت کو حل کرنا مشکل ہو یا اس کے اندر ابہام ہو، اس کا ذکر بھی حاشیے میں کیا جائے۔ جمل عبارت نامکمل ہو یا جملوں کے درمیان انقطاع ہو تو عبارت کی تکمیل کے لئے یا انقطاع کو مناسب مواد سے پر کر کے مطلب ختم ہونے کے لئے دوسرے مراجع سے مدد لی جاوے اور اس کا ذکر بھی حاشیے میں کیا جانا چاہیے۔ متن کے اندر اگر رجل و لاکن مذکور ہیں تو ان کے بارے میں مناسب معلومات حاشیے میں فراہم کی جانی چاہئیں۔ رجل کے بارے میں تو کچھ مصلوہ و مراجع کا ذکر مکرر صفحت میں کیا گیا ہے۔ لاکن کے لئے ابن خرداذبہ کی کتب المسالك و الممالک، الاصحری کی المسالك و الممالک، ابن حوقل کی صورة الارض، اور یاقوت الحموی کی معجم البلدان کے علاوہ اسی موضوع پر بے شمار دیگر کتابوں سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ رجل و لاکن کے لئے ثانوی مرجع کے طور پر ای جے بیل کا شائع کردہ مشہور و معروف انگریزی انسائیکلو پیڈیا آف اسلام (تازہ ایڈیشن) یا اس کے قبل کے طور پر پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام شائع شدہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ سے مدد لی جاسکتی ہے۔ یہ موسوعات اگرچہ ثانوی ماخذ ہیں، لیکن اساسی منابع کی طرف رہنمائی کے لئے بے حد مفید ثابت ہوتی ہیں۔

لاکن کے لئے لی سٹریج (Le Strange) کی کتب The Lands of the Eastern

Caliphate جس کا اردو ترجمہ مقتدرہ قوی زبان نے ”جغرافیہ خلافت مشرقی“ کے نام سے شائع کیا ہے، معلومات کا انتہائی فائدہ مند ذریعہ ہے۔

مخطوط میں مذکور آیات قرآنی، احادیث نبویہ اور اشعار کی تخریج حاشیے میں کی جانی چاہیے۔ متن کے اندر ان پر اعراب بھی لگائے جائیں تو بہتر ہوگا۔

اگر عربی، فارسی یا کسی دوسری زبان کے مخطوط کا اردو زبان میں ترجمہ کرنا مطلوب ہے تو حواشی اردو ہی میں ہونے چاہیے۔ اردو ترجمہ یا تو مقتل صفحے پر پیش کیا جائے یا الگ حصے کے

طور پر

اصل مخطوط کے کچھ اوراق کا عکس تحقیق شدہ کلوٹ کے ساتھ منسلک کرنا چاہیے۔

آخر میں تجویز پیش کی جاتی ہے کہ ماہرین مخطوطات کی ایک مجلس تشکیل کر دی جائے تاکہ وہ مخطوطات کی تسوید اور تطبیق و تحقیق کے اصولوں کے لئے ایک یکساں منہج وضع کرے۔